لطیفہ ۳۴

سفر کے فائدوں اور شرطوں کا بیان

قال الاشرفؒ:

السفر سفران الظاهر والباطن، سفرا الظاهر طی الارض بمشی الا قدام وسفر الباطن سیر القلب بار شاد الامام۔

حضرت سید اشرف جہاں گیرؒ نے فرمایا، سفر دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک ظاہری سفر یعنی پیروں سے چل کر زمین عبور کرنا، دوسرا باطنی سفر یعنی امام کے حکم کے مطابق قلب کی سیر کرنا۔

حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ سفر کے فائدے آیات قرآنی سے بھی ثابت ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۔ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ [1]

(ترجمہ) تو زمین میں چلو اور دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔ یہ لوگوں کے لیے واضح بیان اور پرہیزگاروں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔

اسی سے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا:

سافروا تصحوا وتغتنمو ایزدی وتر زقوا قیل تصحوا بابد انکم بالحرکة وادیا نکم بالا عتبار وتغتنمو ا لوصل [2]

(ترجمہ) سفر کرو، تم صحیح ہوجاؤ گے اور غنیمت جانو گے اور تمھیں روزی ملے گی۔

دنیا کے عجایب وغرایب بے شمار ہیں۔ ہر شے جو ایک دوسرے سے مختلف ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات کے کمال، اس کے قدیم ہونے اور ہر شے کے فنا ہوجانے پر دلیل ہے۔ شعر:

---

[1] پارہ ۳۔ سورہ آل عمران، آیات ۱۳۷۔ ۱۳۸

[2] اس حدیث کی شرح میں کہا گیا ہے کہ تم اپنے جسموں میں حرکت کی وجہ سے چاق وچوبند ہوجاؤ گے اور دینی اعتبار سے عبرت پکڑو گے اور قربت کو غنیمت خیال کروگے۔

فحادثه ففی کل شیءٍ آیة

تدل علیٰ انه واحد

ترجمہ: پس ہر چیز میں جو اس کی نشانی ہے دلالت کرتی ہے کہ وہ (اللہ) واحد ہے۔

دنیا کے اطراف اور ملکوں میں سفر کرنے سے نفس کو، بہت زیادہ ریاضتوں اور بڑے بڑے مجاہدوں کی بہ نسبت، جلد شکست دی جاسکتی ہے کیوں کہ سفر میں ان سے کہیں زیادہ تکالیف اور مشکلات برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ بیت

سفر کردن بہ اقدامِ عبادت

ریاضت باشد از راہِ سعادت

ترجمہ: عبادت کے ارادے کے ساتھ سفر کرنا، نیک بختی کی راہ سے ریاضت کرنا ہے۔

حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ مسافرت میں اگر چہ بہت سی تکالیف اور سختیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں اور لوگ اپنے اصلی وطن سے دور ہوجاتے ہیں لیکن راحت اور خیریت سے قریب رہتے ہیں، کیوں کہ (اس حقیقت پر کہ سفر کرنے سے) بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا مکّۂ معظّمہ سے مدینۂ طیبہ ہجرت فرمانا دلیل محکم ہے۔

بیت

تربتش ازدیدہ خبابت فشاں

غربتش از مکہ ولایت ستاں

ترجمہ: آپ کی قبر مبارک آنکھوں سے دریا کا جوش پھیلاتی ہے۔ مکے سے آپ کی بے وطنی نے ملک حاصل کرلیا۔

سفر اہل معنی کو کرنا چاہیے۔ اس کے برعکس ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ اگر معنی کا حصول ہوگیا تو پھر سفر کی کیا ضرورت ہے۔ سفر میں بزرگوں کی محض زیارت ہی ہونا بڑی غنیمت بات ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ مشائخ سے معانی کا استفادہ کیا جائے، محض یہ دعویٰ کرنے کے لیے سفر نہ کیا جائے کہ ہم نے اتنے بزرگوں کی زیارت کی ہے اور اتنے مقامات ومزارات دیکھے ہیں اور اتنے ملکوں کی سیر کی ہے۔

حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ سفر سے متعلق مشائخ چار طریقے اختیار کرتے ہیں۔ پہلا گروہ وہ ہے جو شروع میں سفر کرتا رہتا ہے اور آخر کسی جگہ مقیم ہوجاتا ہے۔ اس گروہ میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دایم الاوقات مقیم اور دایم حالات مسافر ہوتے ہیں بہر حال پہلا گروہ طلبِ مقصد کے لیے ابتدا میں سفر کرتا ہے اور جب مقصد حاصل ہوجاتا ہے تو پھر کسی جگہ مقیم ہوجاتا ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے کہ خوش قسمتی سے مقصد حاصل کرلیتا ہے لیکن اسے خوف رہتا ہے کہ کہیں مقصد میں خلل واقع نہ ہو اس لیے سفر میں رہتا ہے۔ تیسرا گروہ وہ ہے کہ کسی جگہ مقیم ہوتا ہے اور اس دوران میں مقصد حاصل ہوجاتا ہے پھر وہ طے کرلیتا ہے کہ مقیم ہوکر اپنے کام میں مشغول رہیں۔ چوتھا گروہ وہ ہے کہ جب دورانِ سفر اسے مقصد ظاہر ہونے لگتا ہے

تو وہ خیال کرتا ہے کہ جس امر میں اسے مقصد حاصل ہوجائے گا، بہتر ہے کہ ہم وہی کام کرتے رہیں۔ ابیات

لاجرم چوں مختلف افتاد سیر
ہم روش ہرگز نہ بودہ ہیچ طیر

ترجمہ: جب سفر ہی مختلف (سمتوں میں) کرنا پڑے تو کوئی پرندہ ایک روش پر پرواز نہیں کرتا۔

طائرِ اول سفر آخر مقیم
دیگرے بر عکس در طیراں کریم

ترجمہ: اے کریم! (کبھی) ایک پرندہ شروع میں سفر کرتا ہے اور آخر میں ٹھہر جاتا ہے، دوسرا پرندہ اس کے برعکس پرواز کرتا ہے۔

دیگرے در طیر باشد ہر زماں
مختلف اطوارِ مرغانِ ہوا

ترجمہ: ایک اور پرندہ ہوتا ہے جو ہر وقت پرواز میں رہتا ہے۔ ہوا میں پرواز کرنے والے کے اطوار ایک جیسے نہیں ہوتے۔

حضرت قدوۃ الکبراؒ اکابر سے روایت فرماتے تھے کہ سفر کے جملہ مقاصد میں سے ایک مقصد مشائخ سے ملاقات کرنا ہوتا ہے اور اپنے زمانے کے بزرگوں کا دیدار جو دولت کی اکسیر اور شوکت کا کیمیا ہے۔ یہ کسی لوہے اور تابنے کی مانند دل رکھنے والے شخص کو کیسے حاصل ہوسکتا ہے کہ وہ اس شرف سے مشرف ہو۔ رباعی:[1]

گر تو سنگِ صخرہ و مرمر شوی
چوں بہ صاحب دل اسی گوہر شوی
گرچہ باشد مِسّ وآہن راصفا
زرنہ گردد تا نیابد کیمیا

ترجمہ: اگر تو سنگ مرمر اور سنگ صخرہ ہو جائے تب بھی صاحب دل کی صحبت میں گوہر بن سکتا ہے اگر چہ تانبے اور لوہے میں چمک پیدا ہوجاتی ہے لیکن وہ بغیر کیمیا کے سونا نہیں بن سکتے۔

طالبِ صادق کو ہر بزرگ سے علاحدہ علاحدہ فیض حاصل ہوتا ہے اور یہ جو گروہ صوفیہ میں کہاوت مشہور ہے کہ ''میں نے اتنے بزرگوں سے نعمت پائی ہے'' اس سے مراد یہی فیضِ نظر ہے۔ غزل حضرت سلطان صاحبؒ:

---

[1] یہ اشعار رباعی کے معروف وزن اور بحر میں نہیں ہیں۔

ہر کہ او کیمیا اثر باشد
گر ترا زہ یکے نظر باشد

ترجمہ: وہ بزرگ جو کیمیا اثر ہیں، ان کی ایک ہی نظر تیرے لیے کافی ہے۔

ہر مسے راکہ پیش اوبہ نہی
زالتفاتش طلائے زر باشد

ترجمہ: جس تانبے کوتو اُن کے سامنے رکھے گا۔ ان کی توجہ سے خالص سونا ہوجائے گا۔

خود شنیدی کہ شیخ نجم الدین
باپسر وعدہ کرد گر باشد

ترجمہ: تونے خودسنا ہے کہ شیخ نجم الدین نے بیٹے سے قوت کا وعدہ کیا

واں ندانست کان بموعدِاو
شیر و سگ رابرو گزر باشد

ترجمہ: اس نے (بیٹے نے) نہ جانا کہ ان کے وعدے کے وجہ سے شیراور کتے اس کے پاس آئیں گے۔

چہ نظر بودہ است شیراں را
کہ سگ از لطف شیرِ نر باشد

ترجمہ: شیروں کی بھی کیا خوب نظر ہوتی ہے کہ ان کی نگاہِ لطف سے کتا شیر نر ہوجاتا ہے۔

گربہ راگر بودزشیر نظر
کہ شناسائے ہر گہر باشد

ترجمہ: اگر یہ (اللہ کا) شیر کسی بلّی پر نظر ڈال دے تو وہ گوہر شناس ہوجاتی ہے۔

اشرف از جاں تراب شیراں باش
کہ ترابش بہ از شکر با شد

ترجمہ: اے اشرف جان ودل سے شیرانِ خدا کی مٹی بن جا کہ ان کی مٹی شکر سے زیادہ اچھی ہوتی ہے۔

گروہِ صوفیہ میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ جس قدر بزرگوں کی باتیں سودمند ہوتی ہیں اسی قدر ان کا دیدار بھی نفع بخش ہوتا ہے۔ (بلکہ) ایک گروہ کا تو قول یہ ہے کہ جس بزرگ کا دیدار نفع بخش ہوتا ہے ان کی باتیں بھی یقیناً سود مند ہوتی ہیں۔فرد:

بر آسائی چواز دیدارِ دلدار
دل آسائے بود از گفتۂ یار

ترجمہ: جب محبوب کے دیدار سے تجھے تسکین ملتی ہے تو محبوب کی باتوں سے یقیناً دل کو راحت ملے گی۔

(یہ جو کچھ کہا گیا ہے) اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے بعضے سانپوں اور اژدروں میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ جب وہ کسی پر نظر ڈالتے ہیں، ان کی نظر پڑتے ہی وہ شخص ہلاک ہوجاتا ہے، پس اگر (اللہ کے) اِن خاص بندوں میں سے بعض خاص الخاص بندوں کی نظر ایسی ہو، کہ جب وہ کسی طالب صادق پر نگاہِ لطف کریں، اس کی حالت میں شرف اور زندگی میں عظمت پیدا ہوجائے تو کیا عجب ہے۔ قطعہ:

چو تاثیرے بود درمار و اژدر
کہ مردم راکند از چشم ابتر
عجب نبود کہ از تاثیرِ یزداں
نظر وجداں بود در چشم گوہر

ترجمہ: جب سانپ اور اژدر میں یہ تاثیر ہے کہ ان کی نظر سے آدمی کی حالت ابتر ہوجاتی ہے۔ تو عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے کسی بندے کی نظرِ گوہر کسی آدمی میں وجد کی کیفیت پیدا کردے۔

اسی سلسلے میں آپ نے فرمایا کہ صاحب عوارف المعارف (شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ) سے منقول ہے کہ میرے شیخ منا میں واقع مسجد خیف میں ادھر اُدھر پھر کر لوگوں سے مصافحہ کررہے تھے۔ جب ہم نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا کہ آپ ایسا کیوں کررہے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے ایسے بندے بھی ہوتے ہیں کہ اگر وہ کسی پر نظر ڈالیں تو اس پر خاص کیفیت طاری کردیتے ہیں۔ فرد:

اگر دستم بدستِ یار باشد
بدستِ من جہاں را کار باشد

ترجمہ: اگر میرا ہاتھ دوست کے ہاتھ میں ہو تو میرا ہاتھ دنیا کے لیے کارکشا ہوجائے۔

سفر کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ سفر میں نفس کو بھلی لگنے والی چیزوں سے لاتعلق ہو جانا اور شیطانی خیالات کا قلع قمع کرنا آسان ہوتا ہے نیز دوستوں سے جدائی کے جام پیتے پیتے بزرگوں کے جامِ مراد تک رسائی حاصل ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ نفسانی لذتوں کو ترک کرنا، خود پسندی کی رعونت سے نکل جانا اور دنیا کی عجیب وغریب چیزیں دیکھ کر عبرت حاصل کرنا دوسرا فائدہ ہے۔[۱]

---

[۱] اس کے بعد مطبوعہ نسخے میں یہ جملہ ہے: وچراگاہ انظار در مسارح فکرت
مترجم اس کا ترجمہ کرنے سے قاصر رہا، البتہ سیاق وسباق کو مدنظر رکھتے ہوئے قیاسی ترجمہ کردیا ہے۔ واللہ اعلم

چراگاہ میں چوپایوں (کی تخلیق) پر غور کرنا پامال زمینوں اور پہاڑوں کے اجزا کا مطالعہ کرنا، جمادات کے ذروں کی تسبیح سننا اور کائنات کے صفحوں کا مطالعہ کرنا (اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے) کہ سب اپنی اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول ہیں۔ یہ آیۂ مبارکہ

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ [1] (ترجمہ) اور کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو۔

اسی حقیقت کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ قطعہ

ہر چہ آمد از زمیں تا آسماں
جملہ در تسبیحِ اوہست ہرزماں
گر بود سوراخِ گوشِ دل نواز
بشنوی از ذرّۂ ذرّات راز

ترجمہ: زمیں سے آسمان تک جو شے ظہور میں آئی ہے وہ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول ہیں اگر تیرے پاس دل نواز کان کے سوراخ ہیں تو تو ذراتِ عالم کے ایک ذرے سے بھی یہ راز سن سکتا ہے۔

اسی سلسلے میں آپ نے فرمایا، کہ لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بیابانوں، مختلف علاقوں اور دریاؤں میں سیر و سیاحت کا سبب معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں اس لیے زیادہ سفر کرتا ہوں کہ شاید کسی ایسی جگہ پہنچوں جہاں مردانِ خدا میں سے کسی مردِ خدا کا قدم وہاں پڑا ہو، میں وہاں سجدہ کروں اور وہ خاک میری بخشش کی سفارش کرے۔ سبحان اللہ! اس بے نیازی کا کیا کہنا، کہ باوجود نبی اور رسول ہونے کے بندگی کا نیاز اس رتبے تک پہنچ چکا تھا، پھر وہ لوگ (جنھیں بڑے مرتبے) حاصل نہیں ہیں کس بات پر نازاں ہیں۔ اس شخص پر صد ہزار رحمتیں ہوں جس نے یہ کہا ہے شعر:

یقیں می داں کہ شیرانِ شکاری
دریں رہ خواستند از مور یاری

ترجمہ: اے شخص یقین کر کہ راہ طریقت میں شکار کرنے والے شیر (نفس کو شکست دینے کے لیے) چیونٹی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

یہی وہ مقام ہے جس کے بارے میں مشائخ نے فرمایا ہے کہ جو شخص زیادہ عارف ہے زیادہ مفلس ہے۔ مثنوی:

ہر کہ از مرداں بود چالاک تر
باشد از سہمِ یلاں غمناک تر

---

[1] پارہ ۱۵۔ بنی اسرائیل، آیت ۴۴

ترجمہ: جو اہل ہمت میں سے زیادہ چست و چالاک ہوتا ہے وہی پہلوانوں کے خوف سے زیادہ غمگین رہتا ہے۔

وانکہ بے حاصل بود از زیب وفر
باشدش ذراتِ عالی کروفر

ترجمہ: جو عالی ہمتی سے بے بہرہ ہے وہ زیبائش اور شان کی نمائش کرتا ہے۔ اس کا اسباب بھی شان وشوکت کا ہوتا ہے۔

خود نمی بینی تو از کوسِ تہی
صد ہزاراں شور وشر دارد مہی

ترجمہ: غور سے دیکھ کہ سب ڈھول کا پول والا معاملہ ہے صرف نقاروں کی گونج اور شوروغل ہے۔

باز سوئے ہوش دریا دار گوش
کز ز لولو پرُ بود باشد خموش

ترجمہ:۔ اے شخص اب پھر اپنے ہوش کے کان دریا کی طرف کر۔ وہ موتیوں سے لبریز ہے لیکن ساکن اور خاموش ہے۔
حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ سفر کرنے کے فائدے اور انعام اتنے زیادہ ہیں کہ انھیں بیان نہیں کیا جاسکتا، نیز اس آیۂ مبارکہ سے (سفر کے) مراتب معلوم کرنے چاہئیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْماً وَّجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ [۱] (ترجمہ) تو میں تمھارے پاس سے نکل گیا جب کہ مجھے تم سے خوف ہوا تو میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا اور مجھے رسولوں میں سے کردیا۔

سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا سفر جہاد کا سفر ہے، پھر حج کا سفر، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے روضے کی زیارت کا سفر، اس کے بعد مسجد اقصیٰ کی زیات کا سفر، اس کے بعد مشائخ اور صالح بھائیوں کی زیارت کا سفر، پھر دشمنوں کے مظالم اور ہلاکت سے محفوظ ہونے کا سفر، پھر (قدیم) آثار سے عبرت حاصل کرنے کا سفر اور پھر نفس کی ریاضت اور گمنام مقام پر ذکر الٰہی کرنے کا سفر (اسی نسبت سے) فضیلت رکھتا ہے، البتہ دل کو خوش کرنے اور بے جا خواہش کی پیروی کے لیے سفر کرنا برا ہے، جیسا کہ خواجہ ابو تراب نخشبیؒ سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ مریدوں کے لیے اس سے زیادہ نقصان دہ کوئی بات نہیں کہ وہ بے جا خواہشوں کی پیروی میں سفر کریں اور اس سے زیادہ فساد کسی امر میں نہیں کہ وہ بے مقصد سفر کریں۔ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلّم کی بھی ایک حدیث ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”مردوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب میری امت کے دولت مند دل کی خوشی اور تفریح کے لیے حج کریں گے، درمیانے طبقے کے لوگ تجارت کے لیے حج کرنے جائیں گے، علما کا مقصد ریاکاری اور فقرا کا مقصد بھیک مانگنا ہوگا۔“ یہ امر لازمی ہے کہ والدین، استاد اور صاحب

---

[۱] پارہ ۱۹۔ سورہ الشعراء، آیت ۲۱

حق کی اجازت کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ بعض بزرگ اس امر میں متفق ہیں کہ چار باتوں کے لیے سفر کیا جائے۔فرض شدہ علوم کی تحصیل کے لیے یا ریاضت نفسیہ کے لیے یا واجب شدہ زیارت کعبہ کے لیے یا اہلیت رکھنے والے مشائخ کی ملاقات کے لیے۔(لیکن) یہ فقیر کہتا ہے کہ دارو مدار معتبر نیت پر ہے۔ ہر کام جو حسنہ میں شامل ہے کرنا چاہیے اس کے علاوہ محض تکلیف اٹھانا ہے۔ ہم مزاج رفیق اور سچے ارادے کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہیے۔ **حیث قال علیه السلام الرفیق ثم الطریق** یعنی حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا پہلے رفیق چاہیے پھر راستہ طے کیا جائے۔

قال الاشرفؒ وان لم یکن رجل کامل واقف علیٰ عیوب الطبع لایختار السفر اِلّا بالوحدة کما قال بعض العرفافی نعت اویس القرنی مات شهیدا وعاش فریدا۔

حضرت سید اشرف جہاں گیرؒ نے فرمایا، جو شخص مردِ کامل نہ ہو اور اپنی طبیعت کے عیبوں سے واقف نہ ہو وہ سفر اختیار نہ کرے اور تنہا رہے جیسا کہ بعض اہلِ معرفت نے حضرت اویس قرنیؓ کے وصف میں کہا ہے کہ وہ شہید کی موت مرے اور اکیلے زندگی بسر کی۔

سفر کے اسباب کا ذکر:

جب کوئی جماعت سفر اختیار کرے تو مناسب یہی ہے کہ ایک شخص کو جو صاحب علم اور صاحب اخلاق ہو، امیر قافلہ بنائے کہ ہم سے پہلے بزرگوں کا یہی دستور رہا ہے۔سفر کے منازل اور مراحل مقرر کرنے میں اس کی تجویز کی مخالفت نہ کریں تاکہ سفر کا انتظام اس کی مضبوط رائے کے مطابق سرانجام ہو سکے۔تمام اہل کارواں امیر کے احکام بجالائیں۔ جہاں تک ہو سکے سفر و حضر میں یہ چیزیں اپنے ساتھ رکھیں عصا۔ چرمی لوٹا۔ مسواک۔ کنگھی۔ کمان۔ تیر۔تلوار۔ سوئی۔ رسی۔ چھری۔ سرمہ دانی۔ آئینہ۔ پھریرا، قینچی اور استرا۔

مناسب یہی ہے کہ عصا کو دائیں ہاتھ میں رکھے اور چرمی لوٹے کو بائیں ہاتھ میں رکھے۔کسی خانقاہ یا منزل میں پڑاؤ کے وقت نیزے کی انی اپنی طرف کرلے کیوں کہ ہماری جنگ اپنی ہی ذات سے ہے۔ ہمیشہ باوضو رہے اگر ہو سکے اور جسم میں طاقت ہو تو پیدل سفر کرے تاکہ زیادہ اجر حاصل ہو۔شعر:

چہ جائے مرکب است ازراہِ دلبر
کہ راہِ دل بہ پائے فرق بہتر

ترجمہ: دلبر کے راستے میں سواری کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے کیوں کہ دل کا راستہ سر کے بل چل کر طے کرنا بہتر ہے۔

(سفر کے دوران) کمر کو باندھ لینا اور آستین کو اوپر چڑھا لینا چاہیے تاکہ چست رہے۔ جب بھی زمین میں کسی جگہ

اُچان یا نچان آئے تو نعرۂ تکبیر بلند کرے۔ راستے میں کسی سے کوئی چیز طلب نہ کرے نہ کسی کے ہاتھ سے کوئی چیز کھائے۔ کسی مسجد میں پڑاؤ نہ ڈالے سوائے اس کے کہ مجبوری ہو لیکن یہ فقیر کہتا ہے کہ سوائے مسجد کے دوسری جگہ پڑاؤ نہ ڈالے کیوں کہ **المسجد بیت کل تقی او معبد کل تقی** یعنی مسجد پرہیز گار کا گھر ہے یا پرہیز گار کا عبادت خانہ ہے۔ مسجد کی بزرگی بہت ہی مختلف ہوتی ہے۔ یقیناً سجدہ کرنے والا مسجد سے جو جائے عبادت ہے افضل ہے اور صوفی کی نیت سوائے اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر کے دوسری نہیں ہوتی اس بنا پر مسجد میں اترنا بہتر ہے۔

جس منزل میں اترے دو رکعت خدائے واحد کے لیے ادا کرے اور جب منزل سے روانہ ہو منزل کو رخصت کرے۔ جب ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچے تو پیاز اور سرکہ تناول کرے تا کہ اس علاقے کا پانی (خراب) اثر نہ ڈالے۔ جس جگہ قیام کرے اس بستی کے مشائخ اور اشراف کی زیارت کرے اور ہر ایک سے دینی مسائل استفادہ کرے اور ان پر عمل کرے۔

جب اپنے شیخ کے شہر میں وارد ہو تو جب تک پیر کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل نہ کرے کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہو۔ پیر سے اپنی جائے قیام کے بارے میں معلوم کرے۔ وہ جس جگہ قیام کا حکم فرمائیں وہیں قیام کرے۔ اگر پیر وفات پا گئے ہیں تو ان کی تربت منوّرہ پر حاضر ہو اور وہاں قیام گاہ کی درخواست کرے پھر جو کچھ اس کے دل میں خیال گزرے اسی کو پیر کی اجازت جانے۔ خانقاہ میں صبح کے وقت جانا چاہیے۔ نماز کے بعد دوسروں کے ساتھ باہر نہ نکلے۔ اگر اس اثنا میں راستہ بھول جائے تو مروی ہے کہ فوراً نماز کی اذان دینا شروع کر دے اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی کو اس کی رہنمائی کے لیے ظاہر کر دے گا۔ بار ہا اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔

حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ سفر ہمیشہ جمعرات یا ہفتے کو کرنا چاہیے۔ حضرت علیہ السلام جمعرات اور ہفتے کو سفر پر تشریف لے جاتے تھے اور یہ دعا بھی فرماتے تھے، خدا یا میری امت کو ان دو دنوں کی صبح میں برکت عطا فرما یعنی ہفتہ اور جمعرات کو۔ لہٰذا ہفتہ اور جمعرات کی صبح مبارک ہے۔ **ففی الغدو برکة ونجاح** (پس صبح میں برکت ہے اور کامیابی بھی)۔ البتہ جمعرات کے روز جنوب کی طرف نہ جانا چاہیے۔ دوران سفر رجال الغیب کے سامنے ہرگز نہ آنا چاہیے۔ اس کا حکم جاننے کے بارے میں رات کے وقت اور نماز جمعہ سے پہلے پرہیز کرنا چاہیے تا کہ اس کے موکل بددعا نہ کریں۔ ظاہری سفر کے جس قدر آداب ہیں وہ تمام بیان کر دیے گئے ہیں۔ باطنی سفر کے آداب دوسرے ہیں وہ کسے نصیب ہوتے ہیں۔ **باالنبی و آله الا مجاد، مثنوی:**

قدم در راه نہ اے یارِ شطّار
کہ کام از راه می آید بہ دیدار

ترجمہ: اے چالاک دوست راستے میں قدم ڈال دے کہ مقصدِ دیدار راستے پر چل کر ہی حاصل ہوتا ہے۔

نمی گویم سفر ازراہِ اقدام
سفر درخود کہ یابی کام ہر گام

ترجمہ: میں ظاہری راستے سے سفر کرنے کے لیے نہیں کہتا بلکہ اپنے اندر سفر کرنے کو کہتا ہوں تاکہ ہر قدم پر مقصد حاصل ہو۔

کسے کو ایں سفر درپیش گیرد
اقامت در سلوکِ خویش گیرد

ترجمہ: جس کسی کو یہ سفر درپیش ہوجائے وہ اپنے سلوک میں استوار ہوجاتا ہے۔